سوال

(141) ...وَارکَعوامَعَ الرّٰکِعين ٤٣ ...البقرۃاور ...وَارکَعی مَعَ الرّٰکِعين ٤٣ ...آل عمران کی وضاحت

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

...وَارکَعوامَعَ الرّٰکِعين ٤٣ ...البقرۃ کے معنی اگر یہ لیے جائیں کہ مسلمانو!نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ پس سورہ آل عمران میں جو حضرت مریم علیھا السلام کی تخصیص میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے ...وَارکَعی مَعَ الرّٰکِعين ٤٣ ...آل عمران اس کے کیا معنی ہوئے ، مریم علیھا السلام مردوں کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھتی تھیں یا اس آیت کے کچھ اور معنی ہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نماز میں عورت مرد کے دووش بدوش یعنی برابر مل کر نہیں کھڑی ہوسکتی ، حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں : ''اخروھن حیث اخرھن اللہ (مصنف عبدالرزاق 3 149) اور آنحضرت ﷺ نے مرد کو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونے سے منع فرمایا ہے اور عورت کو باوجود اکیلی ہونے کے صف کے پیچھے کھڑی ہونے کا حکم دیا ہے (واقعہ صلوۃ آنحضرت ﷺ در بیت ام سلیم رضی اللہ عنھا والدہ حضرت انس (مسلم : کتاب المساجد ، باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ (751) 1 458) آیت مسئولہ عنہا کے دو معنی بیان کیے جاتے ہیں :

(1) '' وارکعی مع الراکعین : ای صلی مع المصلین : : (تفسیر جلالین وتفسیر فتح البیان 2 41) ''والظاھر ان رکوعھا مع رکوعھم ، فیدل علی مشروعیۃ صلوۃ الجماعۃ ، ، (فتح البیان 2/ 41).

(2) '' وقیل : المعنی اَنھا تفعل کفعلھم واِن لم تصل بھم ، ، (فتح البیان 2/41)، ''اَی کونی منھم ، ، (تفسیر ابن کثیر 1/446) ان دونوں معنی میں سے کسی معنی کے رو سے عورت کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثبوت ہوتا ہے یعنی نماز باجماعت کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے جیسے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عورتیں مردوں کے ساتھ ان سے پیچھے صف میں کھڑی ہو کر نماز باجماعت ادا کرتی تھیں ۔

دوسرا معنی کی رو سے حضرت مریم علھا السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی نمازیوں کے زمرہ میں داخل ہوجائیں اور انہیں مردوں کی طرح نماز ادا کریں اگرچہ ان کے ساتھ جماعت میں شریک نہ ہوں ۔ (محدث دہلی : ج 1 ش 5 رمضان 1365ھ اگست 1946ء)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 234

محدث فتویٰ